



سوال

(118) نجیاء رزق کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ نجیاء رزق مخلوقات کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض کر دی ہیں جس کو جتنا چاہیں دیں عمر و اس کے خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کسی کو ایک ذرا بھر اختیار نہیں دیا سب کچھ اللہ واحد لا شریک لہ کے قبضہ میں ہے جس کو چاہے دے نہ چاہے نہ دے ان دونوں میں کون سچا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رزق مخلوقات کی نجیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہونے کی یوں بات ہے کہ اس امر میں زید کا قول بالکل غلط ہے، زید مذکور نے یا قرآن وحدیث کو دیکھا سنا نہ ہوگا یا جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کرتا ہے قرآن حدیث نے تو بڑے زور سے اس بات کی تردید کر دی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے پہلے رکوع میں:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

”یعنی کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے روزی اس کی۔“

یعنی چلتا پھرتا جیتتا جاگتا جو کوئی ہے سب کو اللہ ہی رزق دیتا ہے اور سورہ فاطر کے پہلے رکوع میں ہے:

عَلِنَ مِنْ خَالِقِ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

”یعنی کوئی بتانے والا اللہ کے سوائے جو روزی دیتا ہے تم کو آسمان زمین سے۔“

اور سورہ شوریٰ رکوع دوم میں ہے:

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

”یعنی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں نجیاء آسمانوں کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہے روزی واسطے جس کے چاہے اور ماپ دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔“



مطلب یہ ہوا کہ یہ تو رزق کی نجییاں کسی اور کے ہاتھ میں ہیں اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس کو روزی زیادہ ملنی چاہیے اور کس کو کم اور سورہ ذاریات کے تیسرے رکوع میں ہے :

إِنَّ اللَّهَ بِرِزْقِكُمْ ذُو الْقُوَّةِ الْعَتِيدِ

”یعنی اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا۔ اور مضبوط۔“

اور سورہ ذاریات کے پہلے رکوع میں ہے :

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ

”یعنی اور آسمان میں ہے روزی تمہاری۔“

یعنی رزق کا خزانچی اور کفیل اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے سب کی روزی آسمان سے اللہ تعالیٰ امارتا ہے اور مشکوٰۃ، باب الاستغفار میں مسلم کی روایت سے آیا ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں :

((يا عبادي كلتم جامع الامن اطعمته فاستطعموني اكلتم عبادي كلتم عاد الامن كوتته فاستكنوني اكلتم))

”یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر جس کو میں پینا دوں، پس تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تم کو کپڑا دوں گا۔“

پس قرآن و حدیث میں صاف صاف بیان ہو گیا کہ روزی رزق کی نجییاں محض اللہ پاک کے ہاتھ میں ہیں اس میں ذرہ برابر کسی دوسرے کا دخل یا تعلق نہیں ہے اور جو صفات ایسے ہیں جو اللہ پاک کے واسطے خاص ہیں ان میں کسی کا دخل یا تعلق سمجھنا شرک ہے ایسے عقیدے سے بہت بچنا چاہیے۔

(حررہ حمید اللہ، سید محمد نذیر حسین دہلوی فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۵)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 288

محدث فتویٰ